روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
جمعہ 3 فروری 2006ء 4 محرم 1427 ہجری 3 تبلیغ 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 26

صلح کرانے کی پیشگوئی

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حسن بن علیؓ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب قول النبی للحسن حدیث نمبر 2505)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کررہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی۔ جیسے لکھا ہے ابٰی و استکبر (۔) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کیلئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے، غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہیں بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا (۔) حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔

غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتا پھر زنا، چوری، خون وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 608)

طلباء و طالبات کی تعلیمی امداد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط آمد ہے اور کلیتہً مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء و طالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری/سیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2 ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے

2۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6 ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات، 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء و طالبات کی مدد کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرمائیں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء ۔ نظارت تعلیم)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 370)

سب سے اعلیٰ مذہب کا عارفانہ تعارف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک سعید الفطرت ہندو دوست نے عرض کیا کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب کونسا ہے۔ دنیا میں بے شمار پھیلے ہوئے ہیں کسے قبول کریں فرمایا

''جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے''

''آجکل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں یعنی ایک قومیت کی پچ کی جاتی ہے ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہئے جس سے خدا کی **معرفت اور گیان بڑھ جائے اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے** جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے''۔

(اخبار بدر قادیان 19 جولائی 1906ء صفحہ 2)

آسمانی دستور کا مکمل انسائیکلوپیڈیا

قرآن مجید کامل ضابطہ حیات ہے جس کا نقطہ اور شعشہ تک کبھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ کتاب اللہ مستقبل میں رونما ہونے والے تمام فتنوں کے لئے حکم ثابت ہوگی کیونکہ اس میں نہ صرف انسانیت کی قدیم تاریخ موجود ہے بلکہ آئندہ کی خبریں بھی اس میں دی گئی ہیں (ترمذی مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اتقان'' میں حضرت قاضی ابوبکر ابن العربی کا یہ قول نقل کیا ہے قرآن مجید میں ستر ہزار علوم ہیں۔ (اتقان نوع 65)

حضرت علامہ سیوطی نے تاریخی زاویہ نگاہ سے کئی آیات قرآن سے ماضی کے واقعات کا استنباط کیا ہے اور بتایا ہے کہ متقدمین نے قرآن ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہتر سالہ عمر، دور امیہ اور بیت المقدس کی فتح کے معین سال کی نشان دہی کی ہے۔ کہتے ہیں شیر خدا حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر اتنی شرح وبسط سے لکھوں کہ وہ ستر اونٹوں سے اٹھائی جاسکے۔

(اتقان نوع 78)

حضرت مسیح موعود قرآن مجید کے اوصاف و مناقب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

آسمان شریعت کا چاند

حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ ماموریت کے آغاز میں ایک اشتہار فریاد شائع فرمایا جس میں قرآن مجید کے کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے فارسی کلام میں قرآن مجید سے بے اعتنائی پر گہرے درد کا اظہار فرمایا کہ قرآن مجید جیسی خوبصورت کتاب کو متروک بنادیا گیا ہے اسی تعلق میں آپ نے شہ لولاک کی بارگاہ میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا ؎

اے سید الوریٰ مدد دے وقت نصرت است
در بوستان سرائے تو کس باغباں نماند

اے مخلوقات کے سردار۔ مدد فرما۔ نصرت فرما کیونکہ تیرے باغ میں کوئی بھی باغباں نہیں رہا۔

ہر احمدی کو فطری طور پر ہر اس مجلس ومحفل سے دلی مسرت ہوتی ہے جو قرآنی حقائق و انوار کے پھیلانے کا موجب بنتی ہے۔ گزشتہ سال 29 مئی 2005ء کو فیصل آباد میں اقرء قرآنک ایجوکیشنل سوسائٹی فیصل آباد کی گرانقدر مساعی سے ''آل پاکستان قرآن کنونشن'' منعقد ہوا ہے جس سے پاکستان کے ممتاز پروفیسروں، دانشوروں اور خطیبوں نے خطاب فرمایا ہے۔ اس کنونیشن کی اطلاع عام کے لئے ایک دلکش اور قد آدم اشتہار شائع کیا گیا جس کی پیشانی پر یہ مشہور عالم شعر زیب عنوان تھا۔ ؎

جمال وحسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ کریں

تحریک جدید کی طرف سے 3فروری تا 13فروری 2006ء عشرہ تحریک جدید منانے کا اعلان کیا جاچکا ہے۔ اس دوران سب سے پہلا قدم یہ ہوگا کہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے حوالے سے مسابقت الی الخیرات اور وصولی کی طرف بھرپور توجہ دلائی جائے۔ دوسرا امر اس موقع پر خصوصیت سے بیان کرنے کے لائق یہ ہے کہ تحریک جدید کا دائرہ کار حضرت مسیح موعود کے الہامات کی روشنی میں دنیا کے کناروں تک ہے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ تحریک جدید کے دسویں مطالبہ کے ماتحت مقامی طور پر تقریر کرنے والے دوستوں سے بھی استفادہ کیا جائے۔ عشرہ منانے کے بعد اس کی رپورٹ جلد از جلد وکالت مال اول کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرم محمد احمد فیض صاحب کی وفات

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد احمد فیض صاحب معلم وقف جدید ولد مکرم امام الدین صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ مورخہ 4دسمبر 2005ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کو 43سال بطور معلم وقف جدید خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ 31دسمبر 1937ء کو رجوعہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بطور الیکٹرک فٹر کراچی میں کام کر رہے تھے والد صاحب کی تحریک پر آپ نے 1961ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں وقف زندگی کی درخواست دے دی۔ جنوری 1962ء میں دفتر وقف جدید میں حاضر ہوگئے ایک ماہ کی کلاس کے بعد ہڈیارہ ضلع لاہور میں تقرری ہوئی۔ ستمبر 1965 کی پاک بھارت جنگ کے دوان جنگی قیدی بنا لئے گئے چند ماہ ہندوستان کی قید میں رہے ان مشکل حالات میں نماز باجماعت اور دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ نومبر 1967ء میں علاقہ نگر پارکر میں امیر معلمین مقرر کیا گیا۔ شدید مخالفت اور سرحدی علاقہ ہونے کی وجہ سے ثابت قدمی سے مشکلات کا مقابلہ کیا دسمبر 1971ء کی جنگ کی وجہ سے پھر علاقہ کو چھوڑنا پڑا۔ 14ماہ کے بعد پھر علاقہ میں دعوت الی اللہ کے کام کا آغاز کیا۔ ان مشکل حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کو امیر معلمین مقرر فرمایا ان کے ساتھ بھی فیض صاحب کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ امیر معلمین آپ کے کام سے بہت مطمئن اور خوش تھے آپ علاقہ میں کئی نئی جماعتیں اور بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوئے چونکہ اس علاقہ میں ہندوؤں سے واسطہ تھا اس لئے آپ نے ہندو کتب کا مطالعہ کر کے اصل کتب سے حوالے اکٹھے کئے تھے جو دعوت الی اللہ میں بہت مفید تھے۔ آپ کو اس کے علاوہ گجرات، سرگودھا، سیالکوٹ، خانیوال، فیصل آباد کے اضلاع میں بطور معلم خدمت دین کا موقعہ ملا۔ مرحوم بہت ملنسار، مہمان نواز اور غمگسار تھے جہاں جہاں آپ کی تقرری ہوئی۔ وہ احباب آپ کو ہمیشہ یاد رکھتے آپ بھی ان کی خوشی غمی میں برابر شریک ہوتے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا مکرم غلام احمد صاحب دفتر وقف جدید میں خدمت کر رہے ہیں۔ اسی دن نماز عصر کے بعد محترم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی مرحوم موصی تھے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالرشید بٹ صاحب سابق کارکن الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم نسیم احمد بٹ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام مائرہ نور تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم راجہ عبدالشکور صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ اور حضرت صوفی راجہ نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی عمر دراز کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم جمیل احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے شادی کے تقریباً سات سال بعد مورخہ 26جنوری 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت شکیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد الدین صاحب پمپ احمد آباد ضلع نارووال کا پوتا اور مکرم رشید احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی لمبی زندگی اور وقف کے تقاضے پورے کرنے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یٰسین خان صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم سید منصور احمد طاہر صاحب پروڈکشن مینیجر OCS ہیڈ آفس کراچی کچھ عرصہ سے بوجہ عارضہ معدہ بیمار ہیں۔ معدہ میں شدید درد ہوتی ہے۔ اس وقت آغا خان ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ ٹیسٹ ہو رہے ہیں احباب جماعت سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے

اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں جہاں قدم قدم پر گند اور بے حیائی ہے اپنے آپ کو اس سے بچائیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 9 ستمبر 2005ء (9 تبوک 1384 ہجری شمسی) بمقام بیت نصرت جہاں۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الصّف کی آیات 11-12 کی تلاوت کی اور فرمایا آپ میں سے جو یہاں اس ملک میں آباد ہیں، بہت سے ایسے ہیں بلکہ شاید چند ایک کے سوا اکثریت ایسوں کی ہے جن کے باپ دادا کو، بزرگوں کو، اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کی نیکیوں کے سبب، ان کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ انبیاء پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کفر کی حالت میں بھی کی گئی نیکیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور ان کا بدلہ دیتا ہے۔

کہتے ہیں ایک بوڑھا جو آگ کو پوجنے والا تھا، شدید بارش کے دنوں میں ایک دفعہ جبکہ کئی دن سے بارش پڑ رہی تھی، ہر طرف پانی ہی پانی کھڑا تھا، پرندوں کو دانہ کھانے کے لئے کوئی جگہ میسر نہیں تھی۔ تو وہ بوڑھا آتش پرست اپنے گھر کی چھت پہ کھڑا پرندوں کو دانہ ڈال رہا تھا، دانہ پھینک رہا تھا کہ پرندے آ کے کھالیں۔ کسی نے دیکھ کر کہا کہ تم آتش پرست ہو، تمہیں اس کا کیا ثواب ملے گا، اگر مسلمان ہوتے تو اس نیکی کا ثواب بھی تمہیں ملتا۔ اس آتش پرست نے، آگ کو پوجنے والے نے کہا کہ ثواب تم نے تو نہیں دینا، تمہیں کیا پتہ خدا میرے ساتھ کیا سلوک کرے، کیونکہ ہر مذہب والے کے دل میں فطرتی طور پر خدا کا تصور بہر حال ہوتا ہے۔ پھر ایک دفعہ یہی مسلمان جس نے اس آتش پرست کو یہ بات کہی تھی، حج کرنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ آتش پرست بھی وہاں حج کر رہا تھا۔ اس نے پوچھا تم یہاں کس طرح آ گئے؟ تو اس آتش پرست نے جواب دیا کہ مَیں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اگر یہ میری نیکی ہے تو اس کا اجر مجھے ضرور ملے گا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی صورت میں اس کا اجر مجھے دیا اور آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج بھی کر رہا ہوں اور ایمان کی دولت سے مالامال ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پس جن کو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، حضرت مسیح موعود کی صحبت کی توفیق ملی، آپ سے براہ راست فیض پانے کی توفیق ملی .... یقیناً ان میں نیکی تھی، ان میں (۔) کی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر ایک فکر کی کیفیت تھی۔ ان میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی ایک تڑپ تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں اور ان کی اس تڑپ کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے ان کو حضرت مسیح موعود کو ماننے، آپ پر ایمان لانے اور پھر اس ایمان پر مضبوط ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانے میں آپ میں سے بعض کے باپ دادا نے، بزرگوں نے بیعت کی، احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس ان بزرگوں نے ان نیکیوں کا صلہ پایا جو انہوں نے پہلے کبھی کی تھیں۔ اور یقیناً انہوں نے یہ دعائیں بھی کی ہوں گی کہ ان کی اولادیں بھی اس نعمت سے فیضیاب ہوتی رہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کی معاشی حالت اتنی اچھی نہیں تھی بلکہ اکثریت معاشی لحاظ سے، مالی لحاظ سے کمزور طبقے سے آئے ہوؤں کی تھی۔ اور .... کو عموماً معاشی لحاظ سے کمزور لوگ ہی مانتے ہیں۔ کیونکہ عموماً ان میں خوف خدا زیادہ ہوتا ہے۔ بہر حال بات ہو رہی تھی ان پہلے ایمان لانے والوں کی جن کی آپ میں سے اکثریت اولادیں ہیں۔ آج ان مغربی ملکوں میں آ کر آپ کے معاشی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ لیکن ان معاشی حالات کی بہتری یا آپ کے کاروباروں یا کام میں زیادتی آپ کو ان نیکیوں سے دور نہ لے جائے جن کی وجہ سے آپ کے بزرگوں کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق ملی۔

وہ بزرگ تو نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، نیک اعمال بجالاتے ہوئے اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ لیکن اب آگے ہمارا، ان کی اولادوں کا، فرض بنتا ہے کہ ان کی نیکیوں کو قائم کرنے کی ہر دم کوشش کریں، ہر وقت کوشش کریں۔ ان بزرگوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آج ہمارے معاشی حالات کی بہتری اور بعض سہولتیں اور آسائشیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کر دیں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو پھر شیطان کے قبضے میں چلا جاتا ہے، بہت سی برائیوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور ہوش اس وقت آتا ہے جب انتہائی ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں پڑے ہوتے ہیں۔ اولاد برباد ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت خیال آتا ہے کہ ہم سے بڑی غلطی ہوئی۔ ہم دنیا داری میں پڑ کر دین کو بھول گئے، اپنے خدا کو بھول گئے۔ اس کے حضور جھکنے کی بجائے ہم نے اپنے کاموں، اپنے کاروباروں، اپنی نوکریوں کو زیادہ اہمیت دی۔ لیکن جب یہ حالت ہو جائے تو پھر ایسی حالت میں کف افسوس ملنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، پھر افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ہمیں قرآن کریم میں بے شمار جگہ اپنی ایمانی حالت کو درست کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس کے لئے مختلف راستے دکھائے ہیں کہ کس کس طرح تم اپنی ایمانی حالت کو درست رکھ سکتے ہو۔ اور نتیجۃً آگ کے عذاب سے بچ سکتے ہو۔

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایمان لانے والوں کو فرمایا کہ: ایمان لانے کے بعد تمہاری یہ حالت نہ ہو جائے کہ پھر تم آگ کے گڑھے میں چلے جاؤ۔ اور اس سے بچنے کے لئے فرمایا کہ: جو تجارت تمہیں آگ کے عذاب سے بچانے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوگی اس کے بارے میں مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔ وہ تجارت ہے جان اور مال اللہ کی راہ میں قربان کرنا، جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

.... جس صورت میں ہمیں پہلوں سے ملنے کی خوشخبری دی ہے وہاں ایسی صورت میں

کھیل کود اور تجارت کا ذکر کر کے نصیحت بھی کی ہے کہ اللہ کے پاس جو فوائد ہیں، ایمانی حالت میں ترقی کرکے جو فوائد تمہیں پہنچیں گے وہ کھیل کود اور دنیاوی کاموں سے بہت بڑے ہیں۔ اس زمانے میں کھیل کود کی بھی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ اگر کھیل کے میدان میں نہ بھی جائیں تو گھر بیٹھے ہی کمپیوٹر کے اوپر، ٹیلی ویژن کے اوپر، یا اور اس طرح کی چیزیں ہیں، ایسی دلچسپی کی چیزیں ہیں جو اسی زمرے میں آتی ہیں، جن میں آدمی ایک دفعہ لگ جائے تو اٹھنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ بعض کمپیوٹر والوں کو تو ایک طرح کا نشہ ہے۔ جب آدمی اس پر بیٹھا ہو تو بھول جاتا ہے کہ نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے یا نہیں، جمعہ پر بھی جانا ہے کہ نہیں۔ پھر تجارتیں ہیں، کام ہیں، نوکریاں ہیں جیسا کہ میں نے کہا، یہ چیزیں بھی نمازوں سے، جمعوں سے، عبادتوں سے، غافل کرنے والی ہیں اور آہستہ آہستہ جب انسان ان میں بہت زیادہ انوالو (Involve) ہو جاتا ہے تو پھر ایمان بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعے چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو جمعوں کی اہمیت، جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔ اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔

اس دن کے بابرکت ہونے کا، دعاؤں کی قبولیت کا اندازہ آپ اس حدیث سے کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب (مومن) کو اس میں ایسا وقت ملتا ہے اور جب وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھ رہا ہو، تو جو دعا وہ کرے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ چھوٹا سا وقت ہوتا ہے، بہت مختصر وقت ہوتا ہے، اس لئے جو لوگ مختصر وقت کے لئے، آخری وقت میں جب خطبہ ختم ہونے والا ہو، جمعہ پڑھنے آتے ہیں کہ جلدی جلدی نماز سے فارغ ہو کر اپنے کام پر چلے جائیں گے یا اپنی کھیل کود کو چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لئے بے دلی سے (۔) میں آتے ہیں کہ جلدی جلدی فارغ ہو کر چلے جائیں گے۔ تو ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو خطبہ ہے یہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں کی گئی ہیں۔ ان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے۔ اس خوشخبری سے فائدہ اٹھانا چاہئے کہ دعاؤں کا وقت میسر آتا ہے اور کس کو دعاؤں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے جمعہ کی نماز پر بڑی توجہ سے، پابندی سے آنا چاہئے۔ اس پابندی سے آئیں گے، اس کوشش سے آئیں گے تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ آپ کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف پا رہی ہوں گی۔ اور دنیاوی فوائد بھی آپ کو حاصل ہو رہے ہوں گے۔ پس ہر احمدی کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

آج کل نفس کا جہاد یہی ہے کہ دنیاوی فوائد بھی اگر ہو رہے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ عارضی فوائد ہیں اس لئے دین کی خاطر ان عارضی فوائد کی پرواہ نہیں کرنی۔ پھر نفس کے جہاد میں تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کا جہاد ہے۔ حقوق العباد ادا کرنے کے لئے جہاد ہے۔ تب کہا جا سکتا ہے کہ ہم ایمان لانے والے ہیں، ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں۔ عہد تو ہم یہ کرتے ہیں کہ اے مسیح موعود! تیری جماعت میں شامل ہونے کے بعد خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے لیکن ہمارے عمل اس کے الٹ ہوں، ہماری برادریاں، ہماری رشتہ داریاں، ہماری دوستیاں، ہم پر جماعتی وقار سے زیادہ حاوی ہو جائیں، ہماری انائیں جماعتی عزت پر حاوی ہو جائیں اگر یہ باتیں ہم میں ہیں تو یہ سب دعوے اور یہ سب عہد جھوٹے ہیں۔

پس ہر احمدی گہرائی میں جا کر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہے؟ اور فی زمانہ اپنی جان قربان کرنے کا مطلب اپنے نفس کی قربانی ہے۔ اور نفس کی قربانی جماعت کا وقار قائم کرنے کے لئے بھی دینی ہو گی۔ اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے لئے بھی دینی ہو گی۔ جھوٹی اناؤں اور عزتوں کو ختم کرنے کے لئے بھی دینی ہو گی۔ پھر مال کا جہاد ہے، مالی قربانی ہے۔ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ جو مالی کشائش اللہ تعالیٰ نے آپ میں پیدا کی ہے کیا اس کے مطابق چندوں کی ادائیگی کر رہے ہیں؟ دنیاوی خواہشیں تو کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ ایک کے بعد دوسری خواہش تیار ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہر احمدی، کمانے والا احمدی، اپنے اوپر فرض کر لے کہ میری آمد کا سولہواں حصہ میرا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر میں نے جماعت کو دینا ہے تو مجھے یقین ہے آپ کے بجٹ یہاں بھی کئی گنا بڑھ سکتے ہیں۔

الحمدللہ کہ وصیت کرنے کی تحریک کے بعد سے آپ کے موصی صاحبان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ چار گنا تقریباً۔ بارہ سے چوالیس ہو گئے ہیں۔ چھوٹی سی جماعت ہے۔ گو اتنی چھوٹی بھی نہیں۔ ابھی بہت گنجائش باقی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ اضافہ بھی بالکل نوجوانوں اور عورتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ ابھی میں نے جائزہ نہیں لیا، جب جائزہ لیا جائے گا تو پتہ لگ جائے گا کہ صورت حال کیا ہے۔ تو بڑی عمر کے اور اچھا کمانے والے جو لوگ ہیں ان کو بھی وصیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ الحمدللہ یہ بات مجھے نظر آئی ہے کہ نوجوان بچے اور بچیاں احمدیت سے رشتے اور تعلق میں زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ اللہ ان کے ایمان میں مزید ترقی دے لیکن بعض دفعہ بعض بڑوں کی حرکتوں کی وجہ سے نوجوانوں کو ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ اس لئے نوجوانوں کے اس تعلق اور اخلاص میں بڑھنے کی وجہ سے جماعت کے بڑوں پر اور زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کو اور زیادہ فکر سے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں تا کہ کبھی کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ اپنے نفس کی قربانیوں میں اور زیادہ ترقی کریں۔ اپنی مالی قربانیوں میں اور زیادہ ترقی کریں۔ اپنے بزرگوں کے نمونوں کو بھی دیکھیں، اپنے پہلے حالات پر بھی نظر رکھیں اور اپنے موجودہ حالات پر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں اپنے پر اظہار ہو رہا ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی خاطر دینے کا بھی اظہار ہو رہا ہو۔ اور ہر قسم کی قربانی میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنی اگلی نسل کے لئے بھی نیک نمونے قائم کریں۔ یہی باتیں ہیں جو آپ کے ایمان میں ترقی کا بھی باعث بنیں گی اور احمدیت کی نوجوان نسل کے جماعت کے ساتھ بہتر تعلق اور نیکیوں میں بڑھنے کا بھی باعث بنیں گی۔ نوجوانوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ جو اپنے ہوش و حواس کی عمر میں ہیں۔ جماعت سے اپنے تعلق کو مزید پختہ کریں۔ اپنے نمونے قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کریں۔ اگر برائی کسی میں دیکھتے ہیں تو اس پر اعتراض شروع کر کے اس پر ٹھوکر نہ کھائیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں جہاں قدم قدم پر گند اور بے حیائی ہے اپنے آپ کو اس سے بچائیں۔ اللہ کے حضور جھکنے والے بنیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے بنیں۔ کیونکہ یہی چیز ہے جس سے آپ کا خدا تعالیٰ سے مزید پختہ تعلق پیدا ہو گا۔ مزید مضبوط تعلق پیدا ہو گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا تو پھر نیکیوں میں قدم آگے بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا مزید فہم اور ادراک پیدا ہو گا۔ ایمان میں مزید ترقی ہو گی۔

صرف اس بات پر ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا ہے اور بس کافی ہے۔ یہ تو ماننے کے بعد ایک پہلا قدم ہے۔ ایمان میں ترقی ہو گی تو مومن کہلائیں گے۔ .... پکے مومن تب کہلاؤ گے جب ایمان میں ترقی کرو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے پہلے دن بھی ان بدوؤں پر بہت اثر ڈالا لیکن تب بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی بہت گنجائش ہے۔ تو آجکل تو اور بھی زیادہ گنجائش ہے۔

.... پس نئے احمدی ہوں یا پرانے، بوڑھے ہوں یا نوجوان، یاد رکھیں کہ کامل مومن صرف مان لینے سے نہیں بن جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بھی عمل کرنا ہو گا کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ (۔) پس یہ نیکیوں میں آگے بڑھنا ہی ہے جو ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا ہے اور جب ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے تو پھر ایک مومن مال اور جان کی قربانی میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ اور یہ طاقت

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اس کا عبد بننے سے ہی حاصل ہوتا ہے، اس کا بندہ بننے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں اور پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ المومنون۔ زیر آیت 1 تا 15)

تو فرمایا کہ جب تک عاجزی پیدا نہیں ہوگی، نفس کی قربانی کا جذبہ پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک ایمان نہیں بڑھ سکتا۔ پس یہ عاجزی اور نفس کی قربانی ہے اگر پیدا ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے دل میں، دل کی زمین پہ ایمان کا بیج بویا گیا ہے۔ اس لئے اپنے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عاجزی کو اپنے اندر جگہ دو۔ پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اپنے اندر عاجزی اور نفس کی قربانی پیدا کریں گے تو تب ایمان میں ترقی کرنے کے لئے دل کی زمین تیار ہوگی۔

پھر فرمایا کہ لغو باتیں ہیں۔ اس میں کھیل کود بھی ہیں، جیسا کہ پہلے میں بتا آیا ہوں ایسے کھیل بھی ہیں جو عبادتوں سے روکنے والے ہیں۔ پھر یہ لغویات ہیں جو جھوٹی اناؤں اور عزتوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ پھر اس قسم کی اور لغویات ہیں جو مختلف قسم کی برائیاں ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ عاجزی اختیار کرو تو ایمان دل میں جگہ پائے گا۔ پھر لغو اور بیہودہ باتوں کو ترک کرو۔ لوگوں کے حقوق مارنے سے بچو۔ تو ایمان کا یہ بیج جو عاجزی اختیار کرنے سے، بے نفسی کی وجہ سے تمہارے دل میں آ گیا تھا یہ پھر پھوٹنا شروع ہو جائے گا۔ اور جس طرح کھیت میں جب بیج باہر نکلتا ہے، یہاں بھی آپ نے دیکھا ہوگا، فصلیں لگتی ہیں تو تھوڑی تھوڑی ہریالی نظر آنی شروع ہو جاتی ہے۔ زمین پر مٹی اور ہریالی دونوں نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ تو اس عاجزی کا بیج جو دل کی زمین پر ایمان کی مضبوطی کے لئے لگایا گیا ہے تب اگنا شروع ہوگا جب تم ہر قسم کی لغویات سے بھی بچو گے، تم تمام قسم کی برائیوں کو بھی چھوڑو گے۔ لیکن ابھی نرم حالت میں ہوگا۔ اس نے پوری طرح زمین کو ڈھانکا بھی نہیں ہوگا۔ چلنے والے کے پاؤں تلے آ کے کچلا بھی جا سکتا ہے۔ شیطان کے حملوں سے بھی وہ کچلا جا سکتا ہے۔ اپنی اناؤں اور جھوٹی غیرتوں کے نیچے کچلا جا سکتا ہے۔ پھر آگے فرمایا کہ جب زکوٰۃ دو گے۔ مالی قربانی کرو گے اور اپنے پاک مال سے، حلال ذریعہ سے کمائے ہوئے مال سے زکوٰۃ دو گے۔ یہ نہیں کہ مالی دباؤ سے مجبور ہو کر شراب بیچنے یا اس قسم کے جو دوسرے کاروبار ہیں ان میں پڑ جاؤ۔ ایسے مال پر اگر تم چندہ دو گے تو اس سے مال پاک نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ کا مطلب ہے کہ پاکیزہ مال اور مال کو پاک کرنے کے لئے، تمہاری روحانیت کو پاک کرنے کے لئے مال کی قربانی۔ جیسا کہ بعض غیر احمدیوں میں رواج ہے، اپنے کاروبار ناجائز طور پر کرتے ہیں۔ لوگوں کو لوٹتے ہیں یا گھٹیا سودا بیچتے ہیں یا کوالٹی اچھی نہیں ہوتی یا شراب بیچنے والے ہیں اور پھر حج پر جا کر یا تھوڑا بہت صدقہ و دقہ کر کے سمجھتے ہیں کہ بہت نیک کام کر لیا اور اسی طرح واپس آ کر پھر وہی پرانے دھوکے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے حج اور ایسے صدقے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ جو مستقل صاف کرنے والے نہ ہوں یا حرام ذریعہ سے کمائے ہوئے مال سے ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو پاک مال چاہئے تاکہ تمہارا تزکیہ ہو۔ اور جب اس پاک مال سے تزکیہ نفس بھی ہوگا اور یہ ان پہلی دو قسم کی نیکیوں میں بھی شامل ہو جائے گا۔ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی تو پھر وہ ایمان کا پودا بڑھتا ہے اور پھر اس کی ٹہنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں پھر وہ نرم پودا نہیں رہتا۔ پس ایمان کے پودے کی بڑھوتری کے لئے پاک مال سے کی گئی مالی قربانی بھی ضروری ہے۔ پھر شہوات نفسانیہ ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنا ہے۔ ان ملکوں میں آزادی کی وجہ سے بہت سی بیہودگیاں ہیں۔ جگہ جگہ پر غلاظتیں ہیں، نفسانی خواہشات ہیں، جن میں پڑ کر انسان اپنے اندر اپنے ایمان کے پودے کو کمزور کرنے والا بن جاتا ہے۔

پس یہ ایمان کی نرم ٹہنیاں بھی اس وقت مضبوط ہوں گی جب اپنے نفس پر کسی برائی کو غالب نہیں آنے دو گے۔ اور جب یہ چیز حاصل کر لو گے تو ایمان میں مزید مضبوطی پیدا ہوگی اور پھر اگلا قدم یہ ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے تمہارے جتنے بھی عہد ہیں ان کی حفاظت کرو۔ جتنی امانتیں ہیں ان کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی کا بہت بڑا عہد اس زمانے کے امام کے ساتھ ہے، ان کو مان کر ہے۔ جو عہد بیعت آپ نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہوا ہے، ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ ان دس شرائط بیعت کی پابندی کر رہا ہے؟ ہر احمدی خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا ہے کہ اے خدا! مَیں تیری تعلیم کو بھلا بیٹھا تھا لیکن اب مسیح موعود کے ہاتھ پر عہد کرتا ہوں کہ میرے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما آئندہ انشاء اللہ میں اس عہد پر قائم رہوں گا۔

پھر عہدیداروں کے عہد ہیں۔ ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ وہ جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جائزہ لیں کہ اپنے کام، اپنے فرائض کا حق ادا نہ کر کے وہ کہیں گناہگار تو نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی بجائے، ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری کی بجائے اس کو سکھا تو نہیں رہے۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر پہلو پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جائزہ لیں کہ کوئی پہلو ایسا تو نہیں رہ گیا جس سے میرا ایمان وہیں رک گیا ہو۔ مجھے تو حکم ہے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ جہاں نیکیوں میں ترقی رکی وہاں ایمان کی ترقی بھی رک جائے گی۔ غرض یہ عہد اور امانتیں اس قدر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ ایک عہد سے دوسرا عہد سامنے آتا چلا جاتا ہے۔ اور ایک امانت کی ادائیگی کے بعد دوسری امانت کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ چاہے وہ ایک عام احمدی کی طرف سے ہو، عہدیداروں کی طرف سے ہو یا کسی ذمہ دار کی طرف سے ہو۔ اور یہیں پر بس نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد جو تم نے ایمان کے درخت کو مضبوط کیا ہے اس پر بھی ابھی پھل نہیں لگے گا جس سے تم بھی فیض پا سکو اور دوسرے بھی فیض اٹھائیں۔ اس کے لئے اور طاقتیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ غرض یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کو تا زندگی جاری رکھنا ہوگا۔ اور جب ان نیکیوں میں اور ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش میں باقاعدگی آ جائے گی پھر ایمان ایسی حالت میں پہنچ جائے گا کہ جب ہر فعل خود بخود خدا کی رضا حاصل کرنے والا فعل ہوگا۔ پس ہر احمدی کو اپنے ہر فعل سے خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب یہ صورت ہو جائے گی تو اپنے ماحول پر بھی آپ پہلے سے بہت بڑھ کر اثر انداز ہو رہے ہوں گے۔ اور احمدیت اور حقیقی (۔) کے پیغام کو لوگوں کی ہمدردی اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے پھیلا رہے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ آپ اس طرف توجہ کریں۔ اپنی ایمانی حالت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی احمدیت کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنے والے ہوں۔ اور آپ کی زندگی بھی پھل لانے والی زندگی بن جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے''۔ (تقریریں صفحہ 21۔ بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات کی رو سے۔ جلد اول صفحہ 156)۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت جو دنیا میں ختم ہو گئی دوبارہ لے کے آئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''سوا اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو''۔

جو اپنے آپ کو میری جماعت میں شامل سمجھتے ہو۔آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوۃ کے لائق ہے وہ زکوۃ دے۔جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔“

(کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

نیکی کے ادا کرنے کے جو لوازمات ہیں، باتیں ہیں ان کو پوری طرح ادا کرنا چاہئے۔اور بدی سے بیزاری ہونی چاہئے۔اس طرف توجہ ہی نہیں پیدا ہونی چاہئے۔پس یہ تقویٰ ہی ہے جو ایمان کو بڑھاتا ہے۔آپ لوگ ہمیشہ، جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنے جائزے لیتے رہیں۔اگر ہم خود ہی اپنے جائزے لیتے رہیں اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے یہ جائزے لیں تو کمزوریاں بھی سامنے آئیں گی اور اصلاح کی توفیق بھی ملے گی۔اللہ ہم سب کو اپنی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے اور اس کی رضا حاصل کرتے ہوئے ہم نیکیوں میں قدم بڑھانے والے ہوں۔(آمین)

❁❁❁❁❁❁❁

محمود احمد ملک صاحب

میری امی مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

میری امی مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کو ہم سے بچھڑے آج ربع صدی سے زیادہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک ان کی سہانی یادیں دل سے مٹ نہیں سکیں۔ہر لحہ اور ہر پل ان کی پیاری صورت آنکھوں کے آگے پھرتی رہتی ہے اور ہر لحظہ یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ابھی مسکراتی ہوئی گھر کے کسی کمرہ سے ٹہلتی ہوئی آجائیں گی اور اپنا پیار نچھاور کرنا شروع کر دیں گی۔

میری امی جان کو مکرم مصلح الدین راجیکی صاحب کا یہ شعر بہت پسند تھا۔

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

جسے وہ عموماً گنگنایا کرتی تھیں۔ہر نماز میں رونا اور گڑگڑانا، خلیفہ وقت، تمام جماعت اور اپنی اولاد کے لئے نہایت عاجزی اور انکساری سے دعائیں مانگنا اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنا ان کی عادت تھی۔اگر کبھی رات کو ان کے کمرہ میں سونے کا موقع مل جاتا تو یہ احساس ہوتا کہ کس قدر سوز سے وہ اپنے خدا سے ہمکلام ہوتی ہیں جیسے تمام باتیں آج ہی اپنے خالق سے منوا کر دم لیں گے۔

قرآن کریم سے عشق ان کی زندگی کا خاصہ تھا۔نہایت باقاعدگی سے پُرسوز تلاوت کرنا ان کا معمول تھا اور ہمیشہ ہم سب کو بھی اس کی مسلسل تحریک کرتی رہتی تھیں۔ان کی عائلی زندگی کے ابتدائی ایام قدرے مشکلات کا شکار تھے مگر انہوں نے اطمینان اور سکون سے زندگی بسر کی اور کبھی بھی شکوہ اپنی زبان پر نہ لاتیں اور اپنے رب کے حضور ہمیشہ شکر گزاری کے جذبات سے معمور رہتیں۔خلافت سے لگاؤ عشق کی حد تک تھا۔ہم سب کو قادیان کے واقعات، جلسوں اور جماعتی تقریبات کا حال تواتر سے سناتی رہتیں۔

ان کی کوشش ہوتی کہ جلسہ سالانہ پر ربوہ کافی دن پہلے پہنچ جائیں جلسہ کے ایام کے علاوہ ان کا زیادہ تر وقت بہشتی مقبرہ میں گزرتا۔ہمیں بھی یہی تلقین ہوتی کہ جب بھی ربوہ جاؤ بہشتی مقبرہ میں حاضری کو اپنے پروگرام میں ضرور شامل کرو کہ اس کے بغیر زیارت مرکز ادھوری رہ جائے گی۔

میری پیاری امی دعا گو تھیں اور ان کی زندگی قبولیت دعا کے بیشمار واقعات سے پُر ہے۔عزیز اور رشتہ دار عموماً اپنی حاجات کے لئے ان سے دعا کی درخواست کرتے اور انہوں نے کبھی کسی کو مایوس نہیں کیا۔ان کی دعائیں بہت قبول ہوتیں اور وہ سائل کو پہلے سے اس سلسلہ میں مطلع کر دیتیں۔

آخری بیماری اور اس سے قبل بھی ان کی خدمت کی سب سے زیادہ سعادت اور توفیق برادرم مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب کے حصہ میں آئی اور میں ہمیشہ سے رشک کے جذبات اپنے دل میں پاتا ہوں۔انہوں نے بڑی اولاد ہونے کا حق کمال احسن طریق پر ادا کیا۔خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔آمین

شکیل احمد خان صاحب

بیت الذکر سونولی یوگنڈا کا افتتاح

یوگنڈا کے شمال مشرق میں امبالے سے چوبیس کلومیٹر بجانب مشرق Sonoli کے مقام پر نو تعمیر شدہ خوبصورت دیدہ زیب بیت الذکر کا افتتاح مورخہ 13 نومبر 2005ء کو مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج یوگنڈا نے کیا۔اس بیت کا سنگ بنیاد امبالے علاقے کے پہلے احمدی مکرم طٰہٰ نابینڈے صاحب نے 12 مارچ 2005ء کو رکھا۔مکرم طٰہٰ صاحب نے 1962ء میں 20 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔قبول احمدیت کے بعد انہوں نے پر جوش داعی اللہ کا کردار ادا کیا اور مرکزی مربیان کے ساتھ مل کر امبالے علاقے میں جماعتیں قائم کیں۔انہی کے ذریعہ مکرم سلیمان مفابی صاحب (Solemon Mafabi) نے 10 سال کی عمر میں 1978ء میں عیسائیت سے احمدیت قبول کی۔

مکرم سلیمان مفابی صاحب نے ہی یہ بیت اپنے ذاتی خرچ پر تقریباً 20 ملین یوگنڈا شلنگ میں تعمیر کروائی ہے۔مکرم سلیمان نے 11 سال کی عمر میں یہ عزم کیا تھا کہ اگر خدا نے مجھے توفیق دی تو میں ایک خوبصورت بیت بنواؤں گا۔1980ء میں رمضان المبارک کے مہینے میں ایک خواب کے ذریعہ انہیں مشکلات سے نجات اور مالی وسعت کی نوید ملی۔اس کے بعد ان کی مالی حالت دن بدن بہتر ہونے لگی۔2003ء میں بذریعہ خواب انہیں اپنے وعدے کے ایفاء کی طرف توجہ دلائی گئی۔جس کے بعد انہوں نے بیت الذکر کے لئے زمین خریدی اور 2005ء میں تعمیر شروع کروادی۔اس بیت کی تعمیر میں مندرجہ ذیل احباب جماعت نے نمایاں حصہ لیا۔

1۔مکرم ایوب وزیرا صاحب، مکرم طٰہٰ نابینڈے صاحب، مکرم ہارون موڈیبو صاحب، مکرم ابو بکر نابینڈے صاحب۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بیت الذکر کا نام ”بیت مہدی“ عطا فرمایا۔اس کا ہال (42x27) فٹ اور برآمدہ (42x9) فٹ پر مشتمل ہے۔اس میں سو سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔بجلی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے Sollar System کا انتظام کیا گیا ہے۔یہ بیت امبالے زون کی جماعت بومایامبا (Bumayamba) میں واقع ہے۔یہ جماعت 1985ء میں قائم ہوئی تھی۔قبل ازیں اس جماعت میں ایک چھوٹی سی ناپختہ بیت تھی جو علاقے کے احمدی احباب کے لئے ناکافی تھی۔

13 نومبر 2005ء کو مکرم امیر صاحب و مشنری انچارج نے دعا کے ساتھ بیت کا افتتاح کیا۔اس تقریب میں مرکزی مربیان کے علاوہ احباب جماعت اور غیر از جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔اور علاقے کے معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔سب سے پہلے مہمانوں میں سے L.C.1 نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔اس کے بعد مکرم سلیمان مفابی صاحب جنہوں نے یہ بیت ذاتی خرچ پر تعمیر کروائی ہے۔اپنا تعارف کروایا اور بیت الذکر کی تعمیر کا پس منظر بیان کیا۔اس کے بعد انہوں نے بیت کی رجسٹری کے کاغذات مکرم امیر صاحب کو پیش کئے۔اس کے بعد بالترتیب مرکزی نمائندگان کا تعارف کروایا گیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر امبالے زون کے ابتدائی احمدی احباب کا تعارف کروایا گیا۔

مہمانوں میں سے ممبر آف پارلیمنٹ علاقہ متعلقہ جناب نانڈیلہ مفابی صاحب نے اپنا پیغام بھجوایا جس میں انہوں نے بیت کی تعمیر پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔بعد ازاں مکرم محمد علی کائرے صاحب، مکرم سلیمان سوینا صاحب اور مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب نے تقاریر کیں۔اس کے بعد مکرم سلیمان مفابی صاحب کے والد صاحب جنہوں نے ایک سال قبل احمدیت قبول کی تھی کا بھی تعارف کروایا گیا۔اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔جس کے بعد 25 افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے بیت کی تعمیر کی حقیقی غرض وغایت بیان کی اور دعا کروائی۔

تقریب کے اختتام پر حاضرین کو طعام پیش کیا گیا۔اس تقریب میں 16 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور 431 افراد نے شرکت کی۔اس تقریب کی جھلکیاں Ugandan TV پر بھی دکھائی گئیں۔نیز ریڈیو اور اخبار نے کوریج دی۔

اللہ تعالیٰ اس بیت کو علاقے کے لئے بابرکت اور مرجع خلائق بنائے۔آمین

قرآن کریم ناظرہ وباترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو حافظ محمد رمضان صاحب نے قرآن کریم شروع کروایا۔

(الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء)

لیکن قرآن کریم کا ترجمہ خود ہی پڑھا۔

حضور فرماتے ہیں:

قرآن کریم کا ترجمہ تو میں نے خود ہی پڑھا ہے کلاس میں تو ہم پڑھا کرتے تھے۔استاد بھی پڑھایا کرتے تھے مگر اصل ترجمہ میں نے خود ہی پڑھا ہے۔

(الفضل 17 جون 2000ء)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 جنوری 2006ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نماز ہائے جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم رشید احمد صاحب

مکرم رشید احمد صاحب چھیدو ریجنل امیر ساؤتھ ویسٹ ریجن 15 جنوری 2006ء کو صبح ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ مرحوم نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد احمدیہ سیکنڈری سکول بوسیر الیون میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پائی۔ 1960ء میں برطانیہ آکر محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے اور یو۔کے جماعت میں مختلف شعبوں میں خدمت سلسلہ کا موقعہ ملتا رہا۔ وفات سے قبل آپ ساؤتھ ویسٹ ریجن کے امیر اور زعیم اعلیٰ کے طور پر خدمات بجالارہے تھے۔ آپ کا اپنے علاقہ میں اچھا اثر و رسوخ تھا۔ کارن وال میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کی کوشش کر رہے تھے اور کونسل سے اس کی منظوری بھی لے چکے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم عبدالسلام جمونی صاحب

مکرم عبدالسلام صاحب 16 جنوری 2006ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کے دادا مکرم مستری فیض احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم جمونی صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر) کے برادر نسبتی اور مکرم نبیل احمد صاحب ارشد ابن مکرم عبدالباقی ارشد صاحب کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری 29 دسمبر 2005ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ مرحوم کو طویل عرصہ تک جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ ابتداء میں لاہور میں خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ 1967ء میں پاکستان سے برطانیہ آنے پر محکمہ تعلیم سے منسلک رہے اور یہاں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ چلڈرن بک کمیٹی کے چیئرمین، سیکرٹری ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ، ممبر قضاء بورڈ اور الفضل انٹرنیشنل کے پہلے ایڈیٹر اور چیئرمین کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ خلافت رابعہ کے دور سے لے کے وفات تک آپ نے سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن کے طور پر انتھک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے بے شمار مضامین مختلف اخبارات اور رسائل میں چھپتے رہے اور بچوں کیلئے آپ نے بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ انگلستان برائے 2006ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ یو۔کے کے برائے سال 2006ء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب ممبران کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نائب صدر اول۔ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب
نائب صدر صف دوم۔ مکرم ولید احمد صاحب
نائب صدر۔ مکرم رفیق احمد جاوید صاحب
نائب صدر۔ مکرم محمد اظہر احمدی صاحب
معاون صدر۔ مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب
معاون صدر۔ مکرم مسعود احمد بشیر صاحب
قائد عمومی۔ مکرم ڈاکٹر محمد امجد صاحب
ایڈیشنل قائد عمومی۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب
قائد مال۔ مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب
ایڈیشنل قائد مال۔ مکرم منصور احمد میاں صاحب
قائد دعوت الی اللہ۔ مبارک احمد چیمہ صاحب
قائد تعلیم۔ مکرم مرزا مجیب احمد صاحب
قائد تعلیم القرآن۔ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب
قائد تربیت۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب
قائد تربیت نومبائعین۔ مکرم رفیق احمد سفیر صاحب
قائد تجنید۔ مکرم میاں اظہر احمد صاحب
قائد تحریک جدید۔ مکرم عبدالخالق تعلقدار صاحب
قائد وقف جدید۔ مکرم انس محمود منہاس صاحب
قائد اشاعت۔ مکرم محمد اسحاق ناصر صاحب
قائد ایثار۔ مکرم نصیر احمد عابد صاحب
قائد ذہانت و صحت جسمانی۔ مکرم ضیاء الحق قریشی صاحب
زعیم اعلیٰ لندن۔ مکرم شیخ طارق محمود صاحب
زعیم اعلیٰ بیت الفتوح۔ مکرم وسیم احمد ناصر صاحب
اراکین خصوصی۔ مکرم خالد محمود ملک صاحب
مکرم خلیل الرحمٰن ملک صاحب
محاسب۔ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب

(وسیم احمد صدر مجلس انصاراللہ یو۔کے)

کارڈیالوجسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر انوار الدین صاحب کارڈیالوجسٹ (Invasive Cardiologist) امریکہ سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ مورخہ 15 تا 22 فروری 2006ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے وقف بھی کر چکے ہیں۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کر لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان اس ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی موجودگی میں 27 دسمبر 2005ء کو جلسہ گاہ قادیان میں میری واقفہ نو بھتیجی مکرمہ تہمینہ ظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب ظفر جرمنی کے نکاح کا اعلان 25 ہزار روپے حق مہر پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد انڈیا نے ہمراہ مکرم لئیق احمد صاحب بلال ایم اے مربی سلسلہ وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ پڑھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ 5 جنوری 2006ء کو کوارٹرز تحریک جدید دارالنصر غربی ربوہ میں تقریب رخصتانہ مکرم طارق محمود صاحب جاوید نائب ناظر مال آمد کی زیر صدارت عمل میں آئی مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے دعا کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ رشتہ کے کامیاب ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ موبائل

مکرم مغیث احمد چیمہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرا موبائل Sony Ericeson k750R گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دے۔

تبصرہ کتب

ماہنامہ پکھیرو لاہور (پنجابی) کا
عبدالکریم قدسی دے بال گیت نمبر

جناب عبدالکریم قدسی پاکستان کے اردو اور پنجابی کے معروف احمدی شاعر ہیں۔ نظموں، غزلوں اور گیتوں کے حوالے سے ان کو خوب شہرت ملی ہے۔ اردو کے ساتھ ساتھ ان کو پنجابی نظموں اور غزلوں پر یکساں عبور حاصل ہے۔ 1977ء میں ان کی پنجابی آزاد نظموں کی کتاب ''پیڑ دے پتھر'' شائع ہوئی۔ اور پھر لمبے عرصے کے بعد یعنی 2001ء میں ان کی پنجابی غزلوں کا مجموعہ سردل اور 2002ء میں پنجابی گیتوں کی کتاب برہوں دی رڑک شائع ہوئی۔ جناب قدسی صاحب بڑوں کے لئے لکھنے میں تو بہت ماہر ہیں لیکن بچوں کے لئے شاعری کرنے کا آپ کو حوصلہ نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ آسان کام کرنے میں بہت مشکل اور محنت طلب ہے۔ ہاں یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ موصوف نے کسی دور میں ریڈیو پاکستان کے لئے پھلوں کا مشاعرہ، سبزیوں اور پھلوں کے مشاعرے ضرور لکھے جو بہت پسند کئے گئے۔ کچھ اور بھی لکھا جو نہ ہونے کے برابر تھا۔

ماہنامہ پکھیرو لاہور پنجاب کے بچوں کے لئے ان کی اپنی مادری زبان میں دلچسپ اور معیاری رسالہ ہے۔ اس رسالہ نے جنوری 2006ء کا شمارہ عبدالکریم قدسی صاحب کے بچوں کے لئے گیت نمبر کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں شاعر موصوف نے بچوں کے لئے پہلی مرتبہ پنجابی گیت لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں کے لئے بھی معیاری اور ہر دلعزیز شاعری کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس رسالے کے لئے خصوصی طور پر 78 گیت رقم کئے ہیں۔ آغاز حمد اور نعت سے ہوا ہے اور بچوں کے لئے تقریباً ہر دلچسپی کے موضوع پر اور ان کی ذہنی سطح کے مطابق گیتوں کو ضبط قلم کیا گیا ہے۔ ان گیتوں میں جہاں چھوٹی چھوٹی دلچسپ باتیں ہیں وہاں نصیحت اور تربیت کے اچھوتے انداز بھی نظر آتے ہیں۔ ان گیتوں میں پنجاب کی روایات اور کلچر کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ گیت خاص طور پر پنجاب میں بسنے والے بچوں کے لئے اس طرح ایک نایاب تحفہ ہیں کہ ان کی دلچسپی اپنی مادری زبان سے زیادہ ہوگی اور باتوں باتوں میں تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان سے آگاہی کا بھی ذریعہ ثابت ہوں گے۔ ان گیتوں کے روزمرہ موضوعات میں درج ذیل زیادہ اہم ہیں۔ اسیں آں پاکستانی، اچھے کھلاڑی، استاد دی عزت، نصیحت، کل کل، ہاتھی دے دو یار پکھیرو، شہزادہ تے پرندہ، دیس پنجاب، رب دے بچے، ایمانداری، شیر دا ویاہ، نکا ویر، میرے مولا، شرارت دی سزا، سبھ توں پیاری شے، میں واں روزے نال، گوانڈی داحق، نہ او بھائیا، کونجاں، علم خزانہ، ننھی کڑیا اور دادا جی دا ریڈیو وغیرہ۔ نمونے کے طور پر سخاوت کے موضوع پر ایک مختصر گیت ملاحظہ فرمائیں۔

لوکائی دے دکھ ونڈنا وی
سجنا!
اک عبادت اے
ایہو اصل
سخاوت اے

پنجابی ادب کی اس خدمت پر ہم جناب قدسی صاحب کے ممنون ہیں۔ (ایف شمس)

ملکی اخبارات سے
خبریں

شاہ عبداللہ کا دورہ پاکستان

سعودی فرمانروا اسلام آباد پہنچے تو صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز سمیت دیگر اعلیٰ فوجی وسرکاری افسران نے ان کا استقبال کیا۔ 21 توپوں کی سلامی دی گئی۔اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ بند کیا جائے

صدر جنرل پرویز مشرف اور سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ بند کیا جائے۔ قابل احترام مذہبی شخصیات اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانے کا سلسلہ روکا جائے۔ مسائل کے گرداب سے نکلنے کیلئے امت مسلمہ جدید علوم حاصل کرے۔

بنیاد پرست اسلام کو روکیں گے امریکی

صدر بش نے کانگرس کے دونوں ایوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بنیاد پرست اسلام کو ہر قیمت پر روکیں گے۔ امریکہ دنیا میں امن کا متلاشی ہے۔ ایران برما، شام، زمبابوے اور شمالی کوریا میں آمر اور انتہا پسند مسلط ہیں۔ ان ممالک میں بھی جمہوریت چاہتے ہیں اسامہ اور اس کے ساتھی لوگوں کو اغوا اور قتل کر رہے ہیں عراق میں مکمل فتح سے قبل افواج واپس بلانے کا مطلب اپنے اتحادیوں کو پریشانی کے عالم اور موت کے منہ میں دھکیلنا ہے۔ پسپائی میں عزت نہیں۔ ایرانی عوام آزادی کیلئے کوشش کریں۔ ہم انہیں آزاد کرائیں گے۔

بش کو کٹہرے میں لانے کا وقت آ گیا

ایران کے صدر احمدی نژاد نے کہا ہے ہم دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے ایٹمی پروگرام مکمل کرینگے۔ بش یہودی کٹھ پتلی ہے۔ اسے کٹہرے میں لانے کا وقت آ گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم صفوان احمد ملک صاحب دار الیمن وسطی احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان ریٹائرڈ انسپکٹر وقف جدید کا راٹھور ہسپتال فیصل آباد میں مثانے کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

برڈ فلو سے بچنے کے لئے چند ہدایات

آجکل دنیا میں برڈ فلو کا بہت شور ہے۔ انفلوئنزا کی یہ وہ قسم ہے جو پرندوں کے ذریعہ پھیلتی ہے اور اس کا علاج فی الحال میڈیکل سائنس پوری طرح دریافت نہیں کرسکی۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ اگر یہ بیماری پھیلی تو جلد ہی ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور 1918ء کی وبا سے کہیں زیادہ تعداد میں لوگ موت کا شکار ہوجائیں گے۔

چونکہ یہ پرندوں سے پھیلتی ہے اس لئے اسے روکا بھی نہیں جاسکتا۔ جہاں جہاں بیمار پرندے پہنچیں گے بیماری ساتھ ساتھ پھیلتی جائے گی۔

عموماً تاثر یہ ہے کہ یہ مرغیوں کی بیماری ہے۔ مگر یہ صرف مرغیوں کی بیماری نہیں بلکہ دیگر پرندوں میں بھی اس کا وائرس (H5N1) موجود ہوتا ہے اور دراصل انہی پرندوں سے اس کے پھیلاؤ کا زیادہ خطرہ ہے۔

اقوام متحدہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور بہت سی تحقیقات بھی ہورہی ہیں کہ دنیا کو کس طرح اس خطرے سے بچایا جائے۔

ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر صاحب جو اس پر کام کر رہے ہیں انہوں نے ایک ہدایت نامہ ارسال کیا ہے جو دوستوں کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج ہے۔

☆ زندہ یا مردہ پولٹری (مرغی، بطخ، مرغابیاں، کبوتر، بٹیر) وغیرہ کو چھونے میں احتیاط کریں۔ اسی طرح ان کی بیٹھوں سے دور رہیں۔ خصوصاً جہاں اس بیماری کا خطرہ ہو وہاں ان پرندوں کو ہرگز نہ چھوئیں۔ مثلاً پولٹری مارکیٹس یا پولٹری فارمز کے علاقوں میں۔

☆ کچا یا آدھ پکا مرغی کا سالن ہرگز نہ کھائیں۔ اسی طرح ایسے کھانوں سے بھی پرہیز کریں جن میں ان پرندوں کا خون استعمال ہوتا ہے۔

☆ دیگر وبائی امراض سے بچاؤ کی طرح اس بیماری سے بچاؤ کی ایک احتیاطی تدبیر اچھی طرح ہاتھ دھونا ہے۔ پانی اور صابن سے اچھی طرح بار بار ہاتھ دھونے سے انفیکشن بہت حد تک دور ہوسکتی ہے۔

☆ کچے گوشت کو پکائے ہوئے گوشت سے علیحدہ رکھیں۔ ایسی چھری پکے ہوئے گوشت کے کاٹنے کے لئے استعمال نہ کریں جس سے کچا گوشت کاٹا گیا ہو۔

☆ کچے گوشت سے پکے ہوئے گوشت کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔

☆ پکا ہوا گوشت دوبارہ اسی جگہ نہ رکھیں جہاں کچا گوشت پڑا تھا۔

☆ پولٹری سے حاصل شدہ تمام کھانے مثلاً انڈے وغیرہ بھی اچھی طرح پکائیں۔ انڈے کی زردی پتلی نہیں ہونی چاہئے۔

☆ چونکہ انفلوئنزا وائرس حدت سے ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے تمام کھانے کم ازکم 70C° کے درجہ حرارت پر پکائیں۔

☆ انڈوں کو پہلے صابن والے پانی سے دھو لیں۔ اور پھر اپنے ہاتھ دھوئیں۔

☆ نرم زردی والے انڈے سے احتراز کریں۔

☆ پولٹری پر مشتمل کھانا پکانے کے بعد اپنے ہاتھ، برتن اور اس کے لئے استعمال ہونے والی تمام اشیاء اچھی طرح صابن سے دھولیں۔

☆ اگر آپ کو شک ہو کہ آپ خدانخواستہ اس بیماری کا شکار ہوچکے ہیں تو اپنی صحت کی حالت پر دس دن تک نظر رکھیں۔

اگر آپ کو ان دس دنوں میں کھانسی، بخار یا سانس لینے میں دقت کی شکایت ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں اور انہیں اپنی علامات بتائیں۔ نیز یہ کہ کیا آپ کا پولٹری کی متعلقہ جگہوں سے براہ راست کوئی رابطہ ہوا اور آپ نے گزشتہ دنوں کہاں کا سفر کیا؟

بیماری کی صورت میں سفر نہ کریں اور نہ ہی لوگوں سے میل جول رکھیں۔

بخار ختم کرنے کی ادویات پیراسیٹامول، پیناڈول وغیرہ استعمال کریں۔ مگر اسپرین سے پرہیز کریں۔ خداتعالیٰ ہم سب کو بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 4فروری	
طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:46

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 6213649 رہائش 6211649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 047-6215231

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 047-6214220
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر موبائل: 0300-7704214

C.P.L 29-FD

ھوالشافی ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال
احمد ٹاؤن دار وتھ والا جی ٹی روڈ لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، وچی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

A day with the University Of Dundee; Scotland UK.
Miss. Katrina. A.M Hastings (International Officer) will deliver a lecture about the opportunities of higher education in Scotland;U.K Entry is free.
Vanue & Dates: Rabwah:05th February 06Time2:15pm to 4:00pm (Hall Khudamul Ahmadiyya Makami)
Lahore: 8th February 06 (at Pc Hotel) Board Room "D" Time 11:00 to 6:00 pm
For Further Information: Mr.Farrukh Luqman
829-C Faisal Town, Lahore Pakistan Mobile#+92-0301-4411770
Office#+92-42-5177124/5162310 Fax#+92-42-5164619
Email:edu_concern@cyber.net.pk,URL:www.educoncern.tk